کاروانِ حدیث (۸)

عبد الرشید عراقی

امام احمد بن محمّد خطّابیؒ

بسلسلۂ محدثین کرام کی علمی خدمات

امام ابوسلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب ۳۱۹ھ میں کابل میں پیدا ہوئے[۱] آپ کے اساتذہ و تلامذہ کی فہرست طویل ہے[۲] تحصیل حدیث کے لیے آپ نے عراق، حجاز، خراسان، اور ماوراء النہر کا سفر کیا۔ اور ہر جگہ اساطینِ فن سے استفادہ کیا۔ نیشاپور میں آپ کا قیام بہت عرصہ تک رہا۔ اور نیشاپور میں آپ نے درس و تدریس کے ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا[۳]

امام خطابیؒ کے علمی تبحّر، حفظ و ضبط، عدل و اتقان اور فہم و درایت کا علمائے فن نے اعتراف کیا ہے۔ علّامہ ابنِ سبکیؒ (م ۷۷۱ھ) نے ان کو امامِ حدیث لکھا ہے[۴] حدیث کے علاوہ امام خطابی فقہ، اصولِ فقہ، لغت و عربیت، نحو و ادب اور معانی و بیان میں بھی صاحبِ کمال تھے[۵] امام خطابی گو خود اجتہادی بصیرت اور فقہی ژرف نگاہی میں ممتاز تھے، تاہم وہ امام شافعیؒ (م ۲۰۴ھ) کے مسلک پر کاربند تھے[۶]

امام خطابیؒ نے ۱۶ ربیع الآخر ۳۸۸ھ کو انتقال کیا[۷]

اعلام السّنن اس کا نام اعلام الحدیث اور شرح بخاری بھی ہے۔ اس میں الجامع الصحیح البخاری کی حدیثوں کی تخریج کی گئی ہے اعلام السنن لطیف نکات اور مفید مطالب پر مشتمل ہے[۸] مولانا عبد السلام مبارکپوری (م ۱۳۴۲ھ) لکھتے ہیں:

"یہ ایک نہایت پاکیزہ شرح ہے۔ ابتداء کا لفظ" الحمد للہ المنعم ہے[۹]"

معالم السنن معالم السنن امام ابوداؤد سجستانی ؒ (م ۲۷۵ھ) کی سنن ابی داؤد کی شرح ہے۔ اس میں امام خطابی نے حدیثوں کی شرح، اس کے اہم مطالب کی توضیح اور اس کی مشکلات کو عالمانہ انداز میں حل کیا ہے۔ اس میں احادیث کی تشریح و تفسیر اور بحث و تحقیق کا معیار بہت بلند اور طرز استدلال بہت دلکش ہے۔ اور امام خطابی نے حدیثوں کے اسرار و حکم پر خاص توجہ دی ہے اور اس کے ساتھ اصولِ حدیث اور فنی مباحث پر بھی عالمانہ گفتگو کی ہے۔ علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن ابراہیم مقدسی (م ۷۶۹ھ) نے 'عجالۃ العالم من کتاب المعالم' کے نام سے اس کی تلخیص کی ہے[۱۰]

امام ابوعبداللہ حاکم ؒ (م ۴۰۵ھ)

امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف حاکم ۳۲۱ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے[۱۱] آپ کا تعلق ایک علمی خاندان سے تھا۔ آپ کے والد عبداللہ بن محمد صاحبِ علم تھے۔ اور انہوں نے امام مسلم ؒ (م ۲۶۱ھ) کو دیکھا تھا[۱۲] امام حاکم کے اساتذہ اور تلامذہ کی فہرست طویل ہے۔ علامہ ذہبی ؒ (م ۷۴۸ھ) نے 'تذکرۃ الحفاظ' میں اور علامہ ابن سبکی (م ۷۷۱ھ) نے 'الطبقات الشافعیۃ' میں آپ کے اساتذہ اور تلامذہ کی فہرست درج کی ہے[۱۳]

امام حاکم نے سب سے پہلے نیشاپور کے علمائے کرام سے استفادہ کیا۔ بعد ازاں تحصیل تعلیم کے لیے عراق، بغداد، مکہ، کوفہ، مرو، بخارا، ماوراء النہر، ہمدان اور اصفہان کا سفر کیا اور ہر جگہ کے اساطینِ فن سے اکتسابِ فیض کیا۔ مورخین نے آپ کو "طاف الآفاق ورحل الکثیر" لکھا ہے[۱۴]

امام حاکم علمِ حدیث میں خاص امتیاز کی وجہ سے الحافظ الکبیر کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ حدیث میں خاص امتیاز کی وجہ سے ان کے حفظ و ضبط

اور ثقاہت و عدالت پر تمام آئمۂ فن اور محدثین کرام کا اتفاق ہے۔ زہد، اتقاء دیانت امانت میں بھی ممتاز تھے۔ حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) نے ان کو صاحب حزم و ورع اور متدین و امین لکھا ہے[۱۵] علّامہ ابن سبکی (م ۷۷۱ھ) لکھتے ہیں کہ:

"امام حاکم کی عظمت شان، جلالت قدر اور امامت فن پر سب کا اتفاق ہے۔ وہ ان ائمۂ علام میں سے تھے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین مبین کی حفاظت کا کام لیا ہے[۱۶]"

امام ابوعبداللہ حاکم نے ۳ صفر ۴۰۵ھ کو نیشاپور میں انتقال کیا[۱۷]

معرفۃ علوم الحدیث

یہ علوم حدیث پر ایک اہم اور مفید کتاب ہے۔ علّامہ ابن خلدون (م ۸۰۸ھ) اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

" علوم حدیث میں لوگوں نے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ لیکن اس فن کے یگانۂ روزگار ائمہ علمائے فحول میں ابوعبداللہ حاکم ہیں۔ ان کی کتابیں مشہور ہیں۔ انہوں نے اس فن کو باقاعدہ مرتّب و مہذّب کیا۔ اور اس کے محاسن اچھّی طرح منقّح اور نمایاں کیے[۱۸]"

معرفۃ علوم الحدیث ۱۹۳۵ء میں حیدرآباد دکن سے شائع ہو چکی ہے۔

المستدرک علی الصّحیحین

یہ امام ابوعبداللہ حاکم کی سب سے شہرہ آفاق اور مشہور کتاب ہے۔ محدّثین کی اصطلاح میں مستدرک وہ کتابیں کہلاتی ہیں جن میں ان حدیثوں کو نقل کیا جاتا ہے جو حدیث کی کسی اور کتاب کی شرط کے مطابق ہونے کے باوجود اس میں درج ہونے سے رہ گئی ہوں[۱۹]

مستدرک کا شمار حدیث کی مشہور اور اہم کتابوں میں ہوتا ہے۔ اور بعض حیثیتوں سے اس کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) نے طبقات کتب حدیث میں اس کو تیسرے طبقہ میں شامل کیا ہے[۲۰] حافظ ابن صلاح (م ۶۴۳ھ) نے صحاح کے بعد جن کتابوں کو اہم اور قابل اعتماد قرار دیا ہے، ان میں

مستدرک حاکم کا نام بھی شامل ہے[21]

امام حاکم نے مستدرک کی ترتیب میں ابواب کی تبویب اور احادیث کے نقل و انتخاب میں حسن و موزونیت کے علاوہ جدّت و اختراع سے بھی کام لیا ہے اور اس کے ساتھ اس کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ امام صاحب نے صحابہ کرامؓ کے فضائل و مناقب میں صحابہ کرامؓ کے حالات بھی قلمبند کیے ہیں اور اس کے علاوہ امام حاکم نے بعض حدیثوں کے مراجع و مصادر کی بھی نشان دہی کی ہے اور اس سلسلہ میں جامع صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، مؤطا امام مالک، المبسوط امام شافعی اور صحیح ابن خزیمہ کے نام لیے ہیں۔

مستدرک حاکم ۴ جلدوں میں حیدرآباد دکن سے شائع ہو چکی ہے۔

پہلی جلد سنہ ١٣٣٤ھ، دوسری جلد سنہ ١٣٤٠ھ، تیسری جلد سنہ ١٣٤١ھ اور چوتھی جلد سنہ ١٣٤٢ھ میں شائع ہوئی[22] مستدرک کی اشاعت کے بعد مولانا ابوالجلال ندوی نے اس پر ایک مفید علمی و تحقیقی مقدمہ لکھا تھا۔ جو معارف اعظم گڑھ جولائی، اگست سنہ ١٩٢٦ء میں شائع ہوا تھا۔ اس مقدمہ کے جواب میں مولانا محمد ہاشم ندوی نے بھی ایک فاضلانہ علمی مضمون لکھا تھا جو معارف اعظم گڑھ نومبر، دسمبر سنہ ١٩٢٦ء میں شائع ہوا تھا۔

---

١ ابنِ خلکان، وفیات الاعیان۔ ج ١، ص ٤٩٧

٢ تقی الدین سبکی، طبقات الشافعیہ : ج ٣، ص ٢١٨

٣ سمعانی، کتاب الانساب۔ ورق ٢٠٣

ذہبی، تذکرۃ الحفاظ۔ ج ٣، ص ٢٢٤

٤ ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ۔ ج ٢، ص ٢١٨

٥ ابنِ جوزی، المنتظم۔ ج ٧، ص ٢٩٧

٦ ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ۔ ج ٢، ص ١١٨

٧ سمعانی، کتاب الانساب۔ ورق ٣٠٢

٨ ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین۔ ج ٢، ص ١٢٣

۹ے عبدالسلام مبارک پوری، سیرت البخاری — ص ۲۱۶

۱۰ے حاجی خلیفہ بن مصطفےٰ، کشف الظنون — ج ۱، ص ۴۲۷

۱۱ے ابنِ سبکی، الطبقات الشافعیہ — ج ۳، ص ۶۴

۱۲ے ذہبی، تذکرۃ الحفاظ — ج ۳، ص ۲۴۶

۱۳ے ذہبی، تذکرۃ الحفاظ — ج ۳، ص ۲۴۲

ابن سبکی، الطبقات الشافعیہ — ج ۳، ص ۶۵

۱۴ے خطیب بغدادی، تاریخِ بغداد — ج ۵ ص ۴۷۳

۱۵ے ابنِ کثیر، البدایہ والنہایہ — ج ۱۱، ص ۳۵۵

۱۶ے ابنِ سبکی، الطبقات الشافعیہ ج ۳ ص ۶۵

۱۷ے ابن خلکان، وفیات الاعیان — ج ۲، ص ۳۸۵

۱۸ے ابنِ خلدون، مقدمہ ابنِ خلدون — ص ۳۸۵

۱۹ے عبدالرحمٰن مبارک پوری، مقدمہ تحفۃ الاحوذی - ص ۳۷، ۱۰۳

۲۰ے شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی، عجالۂ نافعہ، ص ۶

۲۱ے ابنِ صلاح، مقدمہ ابن صلاح، ص ۱۹۳

۲۲ے ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین — ج ۲، ص ۱۵۷

معزز قارئین کرام!

اپنے زرِ تعاون کی میعاد جو کہ آپ کے نام / پتہ کے لیبل پر درج ہے ختم یا غلط درج ہونے پر براہِ کرم ہمیں جلد از جلد مطلع فرمادیں کہ آپ کے نام پرچہ بدستور جاری رکھا جائے؟ اس سے ہمیں یہ بھی اطمینان رہے گا کہ پرچہ آپ تک پہنچ رہا ہے اور آپ کا پتہ تبدیل نہیں ہوا ہے۔ اگر آپ زرِ تعاون بذریعہ وی۔پی۔پی ادا کرنا چاہیں تو اس کے لیے بروقت تحریر فرمائیں!

شکریہ، آپ کے تعاون کے متمنی

مینجر سرکولیشن